شعبان المعظم کی فضیلت

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ناشر

نگینہ کتب خانہ

49- عمر دین روڈ وسن پورہ لاہور۔

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے

"فقہ حنفی PDF BOOK"

چینل کو جوائن کریں

http://T.me/FiqaHanfiBooks

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

نام کتاب ---------------- شعبان المعظم کی فضیلت

مولف ---------------- منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

پیش لفظ ---------------- الحاج چوہدری محمد یوسف

پروف ریڈر ---------------- چوہدری رشید احمد جنجوعہ یوسفی

کمپوزر ---------------- عروج احمد یوسفی

ماہ وسن اشاعت ---------------- شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

تعداد ---------------- گیارہ سو (1100)

ناشرین ———— صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم ۔سی۔ایس)

صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی

ھدیہ ---------------- -/15 روپے

ملنے کا پتہ

نگینہ کتب خانہ 49۔ عمر دین روڈ وسن پورہ لاہور۔

انتساب

بندۂ ناچیز ''شعبان المعظم کی فضیلت'' کے عنوان سے تالیف کی گئی اس کتاب کو اُن بندگان رب العالمین کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ جنہوں نے قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے قران مجید اور سنت مبارکہ کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد کرر کھا ہے۔ وہ ہستیاں جو فرائض، واجبات اور سنتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی پابندی اور ادائیگی میں بھی یقین رکھتی ہیں۔ یہ ہستیاں وہ ہستیاں ہیں جو رب ذوالجلال کا قرب پانے کیلئے چھوٹے سے چھوٹے نفلی عمل میں بھی ہوشیار اور باخبر ہیں۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

ماہ شعبان المعظم کی عظمت وبرکت اور لیلۃ البرأۃ کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔رسول کریم ﷺ اس ماہ معظم میں رمضان المبارک کی طرح سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔جس کی تفصیل کتاب ہذا میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔لیلۃ البرأۃ شعبان المعظم کی پندرھویں شب یا نصف شعبان المعظم کو رسول کریم ﷺ کسی سال جنت البقیع میں دعائیں فرماتے، کسی سال دو رکعتیں طویل سجدوں سے ادا فرماتے اور سجدوں میں خصوصی دعائیں فرماتے۔

میرے پیارے بھائی محترم المقام حضرت علامہ منیر احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم عالیہ نے بڑی محنت سے اس کتاب کو تحریر کیا ہے۔آپ کی لکھی ہوئی کسی بھی کتاب کا مطالعہ فرمائیں مستند حوالہ جات سے مزین اور سنجیدگی اور شرافت کی تعلیم وتربیت کے حسن سے مرصع پائیں گے۔آپ کی تحریر کردہ کتابیں پڑھنے میں آسان اور سادہ سلیس اردو میں ہوتی ہیں مگر نبی کریم ﷺ کی والہانہ محبت، خوشبوؤں کے ساتھ دل وجان اور ذہن وضمیر میں اتر جاتی ہیں۔یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مؤلف یا مصنف جس قدر صاحب کردار اور باعمل ہوگا اس کی تحریر بھی اتنی ہی پُر تاثیر ہوگی اور نتائج بھی مثبت برآمد ہوں گے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ مؤلف نے فریضہ تبلیغ دینِ حق ادا کرنے کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے علم ودانش کے چشمے جاری ہیں۔

دُعا ہے رب ذوالجلال موصوف کی سعی جمیلہ کو قبول فرما کر لوگوں کے لئے اس کتاب کو نافع بنائے۔بحرمت سید الابرار سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

دُعا گو! حاجی محمد یوسف عفی عنہ

شعبان المعظم کی فضیلت

شعبان المعظم اسلامی کیلنڈر کا آٹھواں مہینہ ہے جو رجب المرجب اور رمضان المبارک کے درمیان آتا ہے۔پیر پیران غوث الثقلین قطب الاقطاب حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں شعبان المعظم کے بیان میں ارشاد فرماتے ہیں۔

الایام ثلاثۃ امس وھو اجل والیوم وھو عمل غدا و ھو امل (دن تو تین ہیں ایک کل جو گذر گیا، دوسرا آج جو کام کرنے کا دن ہے اور تیسرا کل آنے والا اور یہ امید کا دن ہے) پس معلوم نہیں ہے کہ کل آئندہ کو سلامت رہے یا نہ رہے اس لئے کہ کل کا دن گذشتہ نصیحت وعبرت کا دن ہے اور آج کا دن غنیمت ہے اور کل آئندہ کا دن پُر خطر ہے، آیا کل پہنچے یا نہ پہنچے۔اسی طرح مہینے تین ہیں۔رجب المرجب، شعبان المعظم اور رمضان المبارک (رَجَبٌ ، فَقَدْمَضٰی وَذَهَبَ فَلاَ یَعُوْدُ وَ رَمَضَانُ فَهُوَ مُنْتَظَرٌ لا تَدْرِیْ هَلْ تَعِیْشُ اِلٰی اِدْرَاکِهٖ اَمْ لَا وَشَعْبَانُ وَهُوَ وَاسِطَةٌ بَیْنَ شَهْرَیْنِ فَلْیَغْتَنِمِ الطَّاعَةَ) "رجب المرجب شریف تو گذر گیا اور پھر نہ آئے گا اور رمضان المبارک کا انتظار کر، معلوم نہیں اس کے آنے تک زندہ رہے یا نہ رہے اور شعبان المعظم ان دونوں کے وسط میں ہے پس اس مہینے میں اطاعت وعبادت کو غنیمت سمجھو۔"

اس ماہ مبارک یعنی "شعبان المعظم" کی فضیلت میں "شعبان المعظم کے باب" میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں، شعبان کے پانچ حروف ہیں۔ش۔ع۔ب۔ا اور ن۔آپ فرماتے ہیں۔"ش" سے شرف کی طرف اشارہ ہے۔"ع" سے علو یعنی بلندی مراد ہے۔"ب" سے بر یعنی نیکی مراد ہے۔"ا" سے الفت یعنی محبت مراد ہے۔اور "ن" سے نور یعنی روشنی مراد ہے۔

آپ فرماتے ہیں، یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اس مہینہ میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔خطائیں معاف ہوتی ہیں۔گناہوں کو مٹایا جاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو سب مخلوقات سے بہتر مخلوق ہیں، پر کثرت سے درود شریف بھیجا جاتا ہے۔[1]

---

1 غنیۃ الطالبین عربی، اردو ص ۳۵۷، چھاپہ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور

شعبان المعظم شریف کے بارے میں احادیث مبارکہ میں تفصیل ملتی ہے۔ اگر ہمیں صحیح صحیح معلومات حاصل ہوں تو ہم بھی ان لوگوں کی طرح، جو اس ماہ مبارک کے فضائل سے آگاہ ہیں، فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اشتقاق شعبان من الشعب وهو الاجتماع سمی به لا نه يتشعب فيه خير كثير كرمضان وقيل لانهم كانوا يتشعبون فيه بعد التفرقة و يجمع على شعابين وشعبانات وقال ابن دريد سمى بذلك لتشعبهم فيه اى لتفرقهم فى طلب المياه [۲]

"شعبان شعب سے مشتق ہے اور یہ اجتماع کے معنیٰ میں ہے چونکہ اس مہینے میں رمضان المبارک کی طرح خیر کثیر کا اجتماع ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے شعبان (المعظم) کہا جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لوگ اِدھر اُدھر متفرق ہو جانے کے بعد اس مہینے میں جمع ہوتے تھے، بنا بریں یہ مہینہ شعبان کہلاتا ہے۔ حضرت ابن درید علیہ الرحمہ کا کہنا ہے کہ لوگ اس مہینے میں پانی کی طلب میں اِدھر اُدھر پھیل جاتے تھے اس لئے اس مہینے کو شعبان کہا جاتا ہے۔"

وفى المحكم سمى بذلك لتشعبهم فى الغارات وقال ثعلب قال بعضهم انما سمى شعبانا لا نه شعب اى ظهر بين رمضان و رجب وعن ثعلب كان شعبان شهرا تتشعب فيه القبائل اى تتفرق لقصد الملوك والتماس العطية [۳]

"اور محکم میں "شعبان" میں لوگ غاروں میں بٹ جاتے تھے۔ لہٰذا یہ مہینہ شعبان کہلانے لگا، ثعلب اور کچھ لوگوں کے خیال میں رمضان المبارک اور رجب المرجب کے درمیان ظاہر ہونے کی بنیاد پر یہ "شعبان" کہلاتا ہے۔ ثعلب کے نزدیک اس مہینے کو اس لئے شعبان کہتے ہیں کہ اس میں مختلف قبائل بادشاہوں وغیرہ سے عطیات حاصل کرنے کے لئے زمین پر پھیل جاتے تھے۔"

---

[۲] عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۶ جز ۱۱ ص ۸۲ [۳] عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۶ جز ۱۱ ص ۸۲

شعبان المعظم کا بیان

هٰذَا الشَّهْرِ وَهُوَ شَهْرٌ تُفَتَّحُ فِيْهِ الْخَيْرَاتُ وَتُنَزَّلُ فِيْهِ الْبَرَكَاتُ وَتُتْرَكُ فِيْهِ الْخَطِيَّاتُ وَتُكَفَّرُ فِيْهِ السَّيِّاتُ وَ تُكْثَرُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ وَهُوَ شَهْرُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا فَالصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الشَّفَاعَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الدُّعَآءُ وَ الثَّنَآءُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْعِصْمَةُ وَمِنَ الْمَلَآئِكَةِ الْعَوْنُ وَالنُّصْرَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاِتِّبَاعُ وَالْحُرْمَةُ وَقَالَ بْنُ عَطَآءٍ اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْوُصْلَةُ وَمِنَ الْمَلَآئِكَةِ الرِّقَّةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَابَعَةُ وَالْمُحَبَّةُ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَلٰوةُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيْمُ الْحُرْمَةِ وَصَلٰوةُ الْمَلَآئِكَةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِظْهَارُ الْكَرَامَةِ وَصَلٰوةُ الْاُمَّةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ لَبِيْبٍ اَنْ لَا يَغْفُلَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ بَلْ يَتَاهَّبُ فِيْهِ لِاِ سْتِقْبَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِالتَّطَهُّرِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالتَّوْبَةِ عَمَّافَاتَ وَسَلَفَ فِيْمَا مَضٰى مِنَ الْاَيَّامِ فَيَتَضَرَّعُ اِلَى اللّٰهِ فِيْ شَهْرِ شَعْبَانَ وَيَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِصَاحِبِ الشَّهْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُصْلِحَ فَسَادَ قَلْبِهٖ وَيُدَاوِیْ مَرَضَ سِرِّهٖ وَلَا يُسَوِّفُ وَيُؤَخِّرُ ذٰلِكَ اِلٰى غَدٍ [۴]

ترجمہ: اور وہ یہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفارہ کیا جاتا ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجنا ہے جو تمام مخلوقات میں سے بہترین ہیں۔ یہ مہینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، کہ برگزیدہ ہیں، درود شریف بھیجنے کے واسطے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (اللہ تبارک تعالیٰ) اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

---

[۴] غنیۃ الطالبین ص ۳۵۶ (مترجم)

وسلم کے ،اے ایمان والو درود بھیجو تم اوپر ان کے اور سلام بھیجو تم لائق سلام بھیجنے کے پس خداوند تعالیٰ کے درود شریف سے مراد رحمت اور ثناء ہے اور فرشتوں سے شفاعت و استغفار اور مسلمانوں سے دعا و ثنا اور مجاہد نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ کے درود شریف سے توفیق اور نگہبانی گناہ سے مراد ہے اور فرشتوں سے مدد و نصرت اور مسلمانوں سے پیروی کرنا اور حرمت ہے۔ اور ابن عطاء نے کہا درود شریف بھیجنا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خداوند تعالیٰ سے وصلت ہے، اور فرشتوں سے نرمی دل ہے اور مسلمانوں سے متابعت اور محبت ہے اور ان کے سوا نے کہا ہے کہ درود خداوند تعالیٰ کا ،اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا کرنا بزرگی و حرمت کا ہے اور درود فرشتوں کا ،اوپر اس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، اظہار کرامت کا ہے اور درود امت کا اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلب شفاعت ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ پس ہر عقل مند مسلمان کو چاہیے کہ اس مہینے میں غافل نہ ہو بلکہ اس مہینے میں واسطے ماہ رمضان المبارک کے استقبال کے مستعد و آمادہ ہو جاوے اور اپنے گناہوں سے توبہ اور تلافی کی فکر کرے۔ اور ماہ شعبان میں درگاہ باری تعالیٰ میں الحاح وزاری کرے اور صدق دل سے رجوع لاوے، اور بہ طفیل صاحب ماہ جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ سے طلب رحمت کرے تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے دل کا فساد دور فرما دے اور اُس کے باطن کے مرض کی دوا کرے اور ان کاموں کو بروز فردا اٹھا نہ رکھے۔

برگزیدہ اور مقبول

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ فَاللّٰهُ تَعَالٰی اِخْتَارَ مِنْ کُلِّ شَـــیُٔ اَرْبَعَةً ثُمَّ اخْتَارَ مِنَ الْاَرْبَعَةِ وَاحِدًا اِخْتَارَ مِنَ الْمَلَآئِکَةِ اَرْبَعَةً جِبْرَآئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعَزْرَائِیْلَ ثُمَ اخْتَارَ مِنْهُمْ جِبْرَآئِیْلَ وَاخْتَارَ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ اَرْبَعَةً اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اخْتَارِ مِنْهُمْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْتَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْبَعَةً

اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمْ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمِنَ الْمَسَاجِدِ اَرْبَعَةً اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْاَقْصٰے وَمَسْجِدَ الْمَدِیْنَةِ الْمُشَرَّفَةِ وَ مَسْجِدَ طُوْرِ سَیْنَآءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمِنَ الْاَیَّامِ اَرْبَعَةً یَوْمُ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ عَرْفَةَ وَیَوْمَ عَاشُوْرَآء ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا یَوْمَ عَرْفَةَ وَ مِنَ اللَّیَالِیْ اَرْبَعَةً لَیْلَةَ الْبَرَآءَةِ وَلَیْلَةَ الْقَدْرِ وَلَیْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةَ الْعِیْدِ ثُمَّ اخْتَارَمِنْهَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَمِنَ الْبُقَاعِ اَرْبَعَةً مَکَّةٌ وَالْمَدِیْنَةَ وَبَیْتَ الْمُقَدَّسِ وَمَسَاجِدَ الْعَشَآئِرِ ثُمَّ اخْتَارِ مِنْهَا مَکَّةَ وَمِنَ الْجِبَالِ اَرْبَعَةً اَحُدَ وَطُوْرَ سَیْنَآءَ وَلُکَّامَ وَلُبْنَانَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا طُوْرَ سَیْنَآءَ وَمِنَ الْاَنْهٰرِ اَرْبَعَةً جَیْحُوْنَ وَسَیْحُوْنَ وَالْفُرَاتَ وَالنِّیْلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا فُرَاتَ وَاخْتَارَ مِنَ الشُّهُوْرِ اَرْبَعَةً رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَالْحُرَّمَ وَاخْتَارَ مِنْهَا شَعْبَانَ وَجَعَلَهٗ شَهَرَ النَّبِیِّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَآءِ کَذٰلِکَ شَهْرُهٗ اَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَ قَدْرَوٰیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَهٗ قَالَ شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ رَمَضَانَ شَهْرُ اُمَّتِیْ شَعْبَانُ هُوَ الْمُکَفِّرُ وَرَمَضَانَ هُوَ الْمُطَهِّرُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَمُ شَعْبَانَ شَهْرٌ بَیْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ یَغْفَلُ النَّاسُ عَنْهُ وَفِیْهِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَاَحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَاصَائِمٌ وَعَنْ اَنَسَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَنَّهٗ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ رَجَبٍ عَلٰی سَآئِرِ الشُّهُوْرِ کَفَضْلِ الْقُرْآنِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰی سَآئِرِ الشُّهُوْرِ کَفَضْلِیْ عَلٰی سَآئِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلَی سَآئِرِ الشُّهُوْرِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی سَآئِرِخَلْقِهٖ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَانَظَرُوَاِلٰی هِلَالِ شَعْبَانَ اَکَبُّوْا عَلَی الْمَصَاحِفِ یَقْرَؤُنَهَاوَاَخْرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ زَکٰوةَ اَمْوَالِهِمْ لِیَتَقَوّٰیْ بِهَا الضَّعِیْفُ وَالْمِسْکِیْنُ عَلٰی صِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَدَعَاالْوُلَّاةُ اَهْلَ السِّجْنِ فَمَنْ کَانَ

عَـلَيْـهِ حَـدُّ اَقَـامُـوْهُ عَلَيْهِ وَاِلَّاخَلُّوْ سَبِيْلَهٗ وَانْطَلَقَ التَّجَارُ فَقَضَوْا مَاعَلَيْهِمْ وَقَبَضُوْا مَالَهُمْ حَتّٰى اِذَا نَظَرُوْا اِلَى هِلَالِ رَمَضَانَ اغْتَسَلُوْا وَاعْتَكَفُوْا ۵

''فصل ''اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہترین آفرینش کے بیان میں'' حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (کہ پروردگار پیدا کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے اور قبول کرتا ہے جس کو چاہتا ہے) پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی جملہ آفرینش میں سے چار چیزوں کو برگزیدہ کیا۔ اور ان چاروں میں سے ایک کو برگزیدہ کیا، سب فرشتوں سے حضرت جبرائیل و میکائیل و اسرافیل وعزرائیل علیہم السلام ان چار فرشتوں کو برگزیدہ کیا۔ اور ان میں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور نبیوں میں سے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلم وعنہم السلام کو برگزیدہ کیا اور ان میں سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برگزیدہ فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین چار شخصوں کو برگزیدہ کیا اور ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برگزیدہ فرمایا۔ اور مسجدوں میں سے مسجد حرام ومسجد اقصےٰ ومسجد مدینہ شریف ومسجد طور سینا ان چار مسجدوں کو برگزیدہ کیا۔ اور ان میں سے مسجد حرام کو برگزیدہ فرمایا۔ اور دنوں میں سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور یوم عرفہ اور روز عاشورہ کو برگزیدہ فرمایا اور ان میں سے روز عرفہ کو برگزیدہ فرمایا۔ اور راتوں میں سے چار راتوں کو برگزیدہ فرمایا۔ شب برات وشب قدر وشب جمعہ وشب عیدان میں سے شب قدر کو برگزیدہ فرمایا۔ اور مقاموں سے چار مقام برگزیدہ فرمائے مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ وبیت المقدس ومساجد العشائر، ان میں سے مکہ مکرمہ کو برگزیدہ فرمایا اور پہاڑوں میں چار پہاڑوں کو برگزیدہ فرمایا، احد وطور سینا ولکام ولبنان۔ ان میں سے طور سینا کو برگزیدہ فرمایا اور نہروں میں سے چار نہروں کو برگزیدہ فرمایا جیحون وسیحون وفرات ونیل، ان میں سے فرات کو برگزیدہ فرمایا۔ اور مہینوں سے چار مہینے برگزیدہ فرمائے رجب المرجب وشعبان المعظم ورمضان المبارک ومحرم الحرام اور ان میں سے شعبان المعظم کو برگزیدہ فرمایا اور اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

۵ غنیۃ الطالبین ص ۳۵۶۔۳۵۵

مہینہ مقرر کیا۔ پس جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء علیہم السلام میں سے افضل ترین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اس طرح ان کا مہینہ سب مہینوں سے افضل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، شعبان المعظم میرا مہینہ ہے اور رجب المرجب اللہ تبارک وتعالیٰ کا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ شعبان المعظم گناہوں کا کفارہ کرنے والا ہے اور پیغمبر اعظم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان المعظم ایک مہینہ ہے درمیان رجب المرجب ورمضان المبارک کے اور آدمی اس کی فضیلت سے غافل ہیں۔ اس مہینے میں بندوں کے اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اٹھائے جاویں اور میں روزہ دار ہوں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب المرجب کے مہینے کی بزرگی تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے کہ قرآن شریف کو تمام کلاموں پر اور شعبان المعظم کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسے ہے جیسے کہ مجھ کو تمام نبیوں علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے اور رمضان المبارک کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسے ہے جیسے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو تمام مخلوق پر ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب شعبان المعظم کے مہینے کا چاند دیکھتے تھے تو قرآن شریف پڑھتے تھے اور مسلمان اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتے تھے تاکہ غریب ومسکین اس مال سے آسودہ ہوں اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے پر قادر ہوں۔ اور حاکم قیدیوں کو طلب کرتے تھے اور جن پر حد شرعی جاری کرنا ہوتی تھی اس پر وہ حد جاری کرتے تھے اور باقی لوگوں کو رہا کر دیتے تھے اور سوداگر لوگ اپنا قرضہ ادا کرتے تھے۔ اور اپنا جو کچھ لینا ہوتا دوسروں سے وصول کرتے تھے یہاں تک کہ ماہ رمضان المبارک کا چاند دکھائی دیتا تھا تو سب لوگ غسل کرتے تھے اور اعتکاف میں جاتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رجب المرجب شریف

کا مہینہ داخل ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا عرض کرتے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ۶

''اے اللہ تبارک و تعالیٰ ،رجب المرجب شریف اور شعبان المعظم میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک میں پہنچا۔'' اس دعا کی روشنی میں ذیل میں تحریر حدیث کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اغتنم خمسا قبل خمس ''پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو۔''

شباب قبل هرمک و صحتک قبل سقمک و غناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحياتک قبل موتک. ۷

1- بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔
2- بیماری سے پہلے تندرستی کو۔
3- فقیری سے پہلے امیری کو اور
4- مشغولیت سے پہلے فرصت کو اور
5- اپنی موت سے پہلے زندگی کو۔

لہٰذا صحت ، جوانی ، مالداری ، فراغت اور زندگی کو رائیگاں نہیں جانے دینا چاہیے ، اس میں نیک اعمال کر لینے چاہئیں ۔ یہ نعمتیں بار بار نصیب نہیں ہوتیں۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

سدا نہ باغیں بلبل بولے سدا نہ باغ بہاراں
سدا نہ ماپے ، حُسن جوانی ، سدا نہ صحبتِ یاراں

۶ مجمع الزوائد جلد۳ ص جلد۲ ص ۱۶۵، ۱۴۰۔ مسند احمد جلد ا ص ۲۵۹، درمنثور جلد ا ص ۳۴۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۹۔ کنز العمال جلد ۷ ص ۹ ۷ حدیث نمبر ۱۸۰۴۹ ۷ مشکوٰۃ ص ۴۴۱، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۳۰۲، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۵۱، حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۲۵۱، شرح السنة جلد ۷ ص ۲۷۶۔

ایک بندہ مومن، صحت اور تندرستی میں تہجد ادا کرتا ہے ،نوافل پڑھتا ہے۔ نماز با جماعت ادا کرتا ہے مگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تہجد یا نوافل نہیں پڑھ پاتا یا نماز با جماعت ادا نہیں کر سکا تو اسے ان اعمال کا ثواب ملے گا بشرطیکہ تندرستی اور صحت میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ البتہ! اس کا یہ مطلب نہیں کہ سفر یا بیماری کی وجہ سے فرائض معاف ہو جاتے ہیں وہ تو ہر حال میں ادا کرنے ہی ہیں ، اگر رہ گئے ہوں تو ان کی قضا واجب ہو گی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ،فرماتے ہیں ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا مرض العبد اوسافر کتب له بمثل ما کان يعمل مقيما صحيحا ۸

''جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو تندرست اور گھر میں کرتا تھا۔''

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ،فرماتے ہیں ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

ان العبد اذا کان علی طريقة حسنة من العبادة ثم مرضِ قِيل للملک المؤکل به اکتب له مثل عمله اذا کان طليقا حتے اطلقه اکفته اِلیَّ ۹

''جب بندہ عبادت کے اچھے رستے پر ہوتا ہے پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اس پر مقرر شدہ فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اس کے تندرستی کے زمانہ کے برابر اعمال لکھ یہاں تک کہ میں اسے شفا دے دوں یا اپنے پاس بلا لوں۔''

کیسا مبارک فرمان ہے کہ بیمار کو تندرست کی نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے مگر تندرستی کے گناہوں کا (بیماری میں) عذاب نہیں ہوتا۔ یعنی اگر چور بیماری کی وجہ سے چوری نہیں کرتا تو

۸ مشکوٰۃ ص ۱۳۵، مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۰، السنن الکبریٰ، للبیہقی جلد ۳ ص ۳۷۴، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۱۵۰

۹ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۰۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۷۴، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۰۳ الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۸۹، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۳۰۸، مشکوٰۃ ص ۱۳۶

اس کے نامہ اعمال میں چوری نہیں لکھی جائے گی۔ بلکہ ممکن ہے کہ توبہ کی توفیق مل جائے۔ جس سے اس کے گناہوں کی معافی ہو جائے۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسده قیل للملک اکتب له صالح عمله الذی کان یعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفرله ورحمه ۱۰

''جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کرتا تھا پھر اگر رب کریم اسے شفا دے دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے۔ اور اگر اسے وفات دے دیتا ہے تو پھر اسے بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔''

مومن کی بیماری میں گناہوں کی تو بخشش ہو جاتی ہے مگر بدستور نیکیاں بھی لکھی جاتی رہتی ہیں، گویا بیماری روحانی غسل ہے جو میلے دل کو دھو دیتی ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ قابل توجہ ہے۔

حضرت شفیق تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، ہم نے بیمار پرسی کی تو وہ رونے لگے۔ کسی نے انہیں ملامت کی (ملامت کرنے والا سمجھا کہ آپ بیماری سے تنگ آ کر رو رہے ہیں) تو آپ نے فرمایا میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے (المرض کفارة) کہ ''بیماری صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے'' (میں تو اسے مبارک جان کر اس کی آمد پر خوش ہوں) میں تو اس بات پر روتا ہوں کہ مجھے بڑھاپے کے ضعف میں بیماری آئی، قوت کے زمانے میں نہیں آئی، کیونکہ بندہ جب بیمار پڑتا ہے تو اس کے وہ اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بیماری سے پہلے کرتا تھا اور جس سے بیماری نے اسے روک دیا۔ ۱۱ (چونکہ میں بڑھاپے کی وجہ سے تندرستی جیسی زیادہ نفلی عبادت نہیں کر سکتا اس لئے اب بیماری میں بھی کم نوافل کا ثواب ہی ملے گا)

---

۱۰ مشکوٰۃ ص ۱۳۶، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۵۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۸۷۔ ۱۱ مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۱، مشکوٰۃ ص ۱۳۸۔

امیری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کون سے صدقے کا بڑا ثواب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان ۱۲

''یہ کہ تم اپنی تندرستی اور بخل کی حالت میں صدقہ کرو جبکہ تمہیں فقیری کا ڈر اور امیری کی امید ہو (تندرستی کا ہر صدقہ افضل ہے کیونکہ اس وقت خود اپنے آپ کو بھی مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب اپنی ضرورت پر محتاج کی ضرورت کو مقدم رکھا جائے تو یہ بڑی اہمیت کی بات ہے اور بارگاہ الٰہی میں بڑی قدر کی بات ہے، شیطان بھی اس وقت بہکاتا ہے) اس لئے اتنی دیر نہ لگاؤ کہ جب جان گلے پر پہنچے تو کہو کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ فلاں کا ہو ہی چکا۔''

اس حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف قابل توجہ ہے آپ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لان یتصدق المرء فی حیاته بدرهم خیرله من ان یتصدق بمائة عند موته ۱۳

''کہ انسان کا اپنی زندگی میں ایک درہم خیرات کرنا، مرتے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔''

زندگی سے مراد تندرستی کی زندگی ہے اور موت کے وقت سے مراد مرض الموت ہے۔ جب زندگی کی آس ٹوٹ جاتی ہے یعنی تندرستی میں تھوڑا مال خیرات کرنا مرتے وقت کے بہت

---

۱۲ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۹۰ قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۶۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۳۱، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۶۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۷۰۶

۱۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۶۵، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۳۰، قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۱، ابن حبان حدیث نمبر ۸۲۱

مال کی خیرات سے بہتر ہے کیونکہ تندرستی کی خیرات میں نفس پر جہاد بھی ہے اور مرتے وقت کی خیرات میں اپنا نقصان نہیں بلکہ وارثوں کا نقصان ہے۔

امیری میں مال کی قدر اور خرچ کرنے والے کی مثال اور واقعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کسی جنگل میں تھا اس نے بادل میں آواز سنی (شاید یہ شخص اس زمانے کا ولی اللہ ہوگا جس نے فرشتے کی یہ آواز سنی اور سمجھ بھی لیا) کہ (اسق حدیقة فلان) ''کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو'' یہ بادل ایک طرف گیا اور پتھریلی زمین پر پانی برسایا تو نالیوں میں سے ایک نالی میں یہ سارا پانی جمع کر لیا۔ تب یہ شخص اس پانی کے پیچھے چل دیا دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچے سے باغ میں پانی پھیر رہا ہے۔ اس سے پوچھا! اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ وہ بولا فلاں یعنی وہی نام جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ اس نے پوچھا اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ تو یہ بولا کہ میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی تھی کہ کوئی تیرا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کردو تو تو اس میں کیا نیکی کرتا ہے؟ اس نے کہا جب تو پوچھتا ہے تو بتاتا ہوں کہ میں اس باغ کی پیداوار میں غور کرتا ہوں تو تہائی تو خیرات کر دیتا ہوں اور تہائی سے میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور تہائی اس میں دوبارہ خرچ کر دیتا ہوں۔ [۱۴] (میرے پاس اور تو کوئی نیکی نہیں صرف یہ ہے کہ اس پیداوار کو گناہ میں خرچ نہیں کرتا، اپنے بچوں سے روکتا نہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا حق بھولتا نہیں)۔

ان احادیث مبارکہ اور واقعات کے بیان کرنے کا مقصد اس ارشاد مبارک کی تشریح ہے کہ ''فقیری سے پہلے امیری کو غنیمت جانو'' اپنا مال اچھی جگہ خرچ کرنا چاہیے، جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی اور فائدہ حاصل ہو۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ مال عطا فرمائے تو اسے شیطانی کاموں میں خرچ نہیں کرنا چاہیے، فضول خرچی سے بچنا چاہئے۔ رب ذوالجلال نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

[۱۴] مشکوٰۃ ص ۱۶۵، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۷

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین (بنی اسرائیل۔ ۲۷)

''بے شک فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کی قدر کرتے ہوئے اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اس سلسلہ میں یقین کامل اور ایمان کی پختگی کے ساتھ سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل ارشادات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ما نقصت صدقة من مال و ما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله [۱۴A]

''خیرات مال کم نہیں کرتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ معافی کی وجہ سے بندے کی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی شخص جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے انکساری کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔''

یہ حقیقت ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ تجربہ ہے کہ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے بظاہر اس کی بوریاں خالی ہو جاتی ہیں۔ مگر حقیقتاً مع اضافے کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی رکھی بوری چوہے، سسری وغیرہ اور آفات و بلیات سے ہلاک ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جس مال کا صدقہ نکلتا رہے، اس میں سے خرچ کرتے رہنا چاہئے انشاء اللہ مال بڑھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

انفق یا ابن ادم انفق علیک [۱۵]

''اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔''

سبحان اللہ! کیسی نظر کرم ہے، مقصد یہ کہ اے انسان ختم ہونے اور مٹنے والا مال میری راہ میں دے، میں تجھے اس سے کہیں زیادہ مال بھی دونگا اور نہ مٹنے والا ثواب بھی۔ جس فانی چیز کو اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمالے، وہ باقی ہو جاتی ہے۔ **(ما عندکم ینفد وما عند الله باق)**

[۱۴A] شرح السنة جلد ۳ ص ۳۹۹ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۵، مسلم حدیث نمبر ۲۵۸۸۔ [۱۵] مشکوٰۃ ص ۱۶۴۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساه الله من حضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه الله من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظماء سقا الله من الرحیق المختوم ١٦

''جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو (کپڑے) پہنائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو (کھانا) کھلائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو (پانی) پلائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے رحیق المختوم مہر والی پاکیزہ جنتی شراباً طہورا پلائے گا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو کس طرح نوازا جاتا ہے اس کا اندازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مامن مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ الله مادام علیه منه خرقة ١٧

''کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا نہیں پہناتا مگر جب تک اس کے بدن پر اس کا ایک چیتھڑا بھی رہے، یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔''

یعنی جب تک فقیر اور محتاج کے جسم پر اس کپڑے کی ایک چیز بھی باقی رہے گی تب تک اللہ تبارک وتعالیٰ پہنانے والے کو آفات دنیاوی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ صدقہ آفتوں سے بچانے میں بے مثال ہے۔

یہ ساری بہاریں زندگی کی مرہون منت ہیں، جب تک انسان زندہ ہوتا ہے ان گنت نیکیاں کما سکتا ہے اس لئے زندگی کی نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت مانگنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ

---

١٦ مشکوٰۃ حدیث نمبر ١٩١٣، ابو داؤد حدیث نمبر ١٦٨٢، الترغیب والترہیب جلد ٣ ص ١١٧۔

١٧ ترمذی حدیث ٢٣٨٤، الترغیب والترہیب جلد ٣ ص ١١٦، مشکوٰۃ حدیث نمبر ١٩٢٠، کنز العمال حدیث نمبر ١٦٠٧٣۔

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعله ان یزدادا خیرا واما مسیاء فلعله ان یستعتب ١٨

''تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، نیکوکار اس لئے کہ وہ اپنی نیکیاں بڑھا لے اور بدکار اس لئے کہ شاید وہ توبہ کر لے۔''

انہی سے دوسری روایت میں ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع به من قبل ان یاتیه انه اذامات انقطع عمله وانه لا یزید المومن عمره الاخیرا ١٩

''تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، نہ اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کی امیدیں ختم ہو جائیں گی اور مومن کی عمر بھلائی ہی بڑھاتی ہے۔''

جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ قلب سلیم عطا فرمائے وہ عظیم اور کامیاب انسان ہے۔ قلب سلیم والا بندۂ مومن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ہر ارشاد مبارک کو اپنی حیات جاودانی کے لئے لازمی جانتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع کلامی کا اعجاز حاصل ہے۔ تھوڑے کلمات میں وسیع مضمون فرما دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر ایک مرتبہ پھر غور کرتے ہیں۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، تونگری کو فقیری سے پہلے، فراغت کو مشغول ہونے سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے، کیسے خوبصورت اور روح پرور فرمودات ہیں، خوشیاں اور امیدیں عطا کر رہے ہیں، آنے والے وقت کی حقیقت سے آگاہ کر رہے ہیں۔ کاش ہم اپنے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو تسلیم کریں۔ وقتی مصلحتوں، بناوٹی فلسفوں اور من گھڑت فکروں سے نجات پائیں اور دنیا میں صحیح مسلمان بن کر اسلام کی عظمت کو چار چاند لگائیں۔

بحرمة سید الابرار صلی الله علیه وآله وسلم.

---

١٨ مشکوٰۃ ص ١٣٩، شرح السنۃ، جلد ٣ ص ١٩٦ ١٩ مشکوٰۃ ص ١٣٩۔ شرح السنۃ جلد ٣ ص ١٩٧، مسلم حدیث نمبر ٢٦٨٢ بخاری حدیث نمبر ٥٦٧٣

شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت میں!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔

أيُّ الصَّوْم افضل بعد رمضان؟ قال شعبان لتعظيم رمضان قيل فاى الصدقة افضل ؟قال صَدَقَةٌ فِي رمضان ٢٠

''رمضان المبارک کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان المعظم کے روزے رمضان المبارک کی تعظیم کے لئے، پھر عرض کیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان المبارک میں دیا گیا صدقہ''

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف:۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

''قلت'' يارسول الله ارک تصوم شهر من الشهور ماتصوم من شعبان قال ذلک شهر يغفل الناس عنه بين رجب و رمضان و هو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يُرفع عملى وانا صائم ٢١

''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کو شعبان المعظم کے مہینہ میں (رمضان المبارک کے علاوہ) دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ روزے رکھتے دیکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں۔ یہ مہینہ رجب

---

٢٠ ترمذی جلد ا ص ١٤٤۔ الترغیب والترہیب جلد ٢ ص ١١٧۔ شرح السنۃ جلد ٣ ص ٥١٢

٢١ نسائی جلد ا ص ٣٢٢، الترغیب والترہیب جلد ٢ ص ١١٦، مسند احمد جلد ٥ ص ٢٠١، فتح الباری جلد ٤ ص ٢٦٩، طبع جدید دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ٧ ص ٤٠٥، (الدار السلفیہ ممبئی الہند، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ٢ ص ٥١٤۔

الرجب اور رمضان المبارک کے درمیان ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں آدمی کے اعمال پروردگار کی بارگاہ میں اٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس وقت اٹھائے جائیں جب میں روزے سے ہوں''۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث شریف:۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

''كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول لايفطر و يفطر حتى نقول لا يصوم و مارايت رسول الله ﷺ استكمل صيام شهرا لا رمضان وَما رايته اكثر صياما منه فى شعبان ٢٢

''رسول اللہ ﷺ مسلسل روزے رکھتے حتی کہ ہم خیال کرتے اب کبھی افطار نہیں فرمائیں گے اور بعض دفعہ روزہ ترک فرما دیتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے آپ ﷺ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں پورا مہینہ اور شعبان المعظم کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا''

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

''لم يكن النبى صلى الله عليه وسلم يصوم شهراً اكثر من شعبان فانه كان يصوم شعبان كله وكان يقول خذوا من ا لعمل تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وكان احب الصلوٰة الى النبى صلى الله عليه وسلم ما دووم عليه وان قلت وكان اذا صلى صلاة دوام عليها ٢٣

---

٢٢ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ٤ ص ٢٩٩۔٢٩٢۔٢٩١، مجمع الزوائد جلد ٣ ص ١٩٢، مسند احمد جلد ا ص ٢٢٧، مصنف عبدالرزاق جلد ٤ ص ٢٩٣ حدیث نمبر ٧٨٦١، بخاری جلد ا ص ٢٦٤۔ ابوداؤد جلد ا ص ٢٣١، مسلم جلد ا ص ٣٦٥، شرح السنۃ جلد ٣ ص ٥١٢۔ الترغیب والترہیب جلد ٢ ص ١١٧

٢٣ بخاری جلد ا ص ٢٦٢ صحیح مسلم جلد ا ص ٣٦٥۔ الترغیب والترہیب جلد ٢ ص ١١٧ مسند احمد جلد ٦ ص ١٢٨۔ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ٤ ص ٢٩٢۔٢١٠۔ مجمع الزوائد جلد ٣ ص ١٩٢۔ مصنف عبدالرزاق جلد ٤ ص ٢٩٤ حدیث نمبر ٧٨٥٩۔

"نبی کریم ﷺ شعبان المعظم کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ سارا شعبان المعظم روزے رکھتے اور فرماتے جس قدر طاقت رکھتے ہو اس قدر عمل کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالےٰ تنگ نہیں ہوتا حتیٰ کہ تم تنگ ہو جاتے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نماز پسند تھی جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ قلیل ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی فرماتے"

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف :۔

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

سمع عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله ان يصومه شعبان ثم يصله برمضان ۲۴

"میں نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سُنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک روزہ رکھنے میں شعبان المعظم کا مہینہ بہت زیادہ پسند تھا، پھر آپ ﷺ اسے رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے"

اس مضمون کی دیگر روایات ملاحظہ فرمائیں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث شریف :۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں۔

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصل شعبان برمضان ۲۵

"رسول اللہ ﷺ شعبان المعظم (کے روزوں) کو رمضان المبارک (کے روزوں) سے ملا دیتے تھے"۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی دوسری روایت :۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے۔

ما رايت النبى صلى الله عليه وآله وسلم يصوم شهرين متتابعين الاشعبان ورمضان ۲۶

---

۲۴ سنن ابوداؤد جلد ا ص ۳۳۷۔ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷ ۲۵ ابن ماجہ ص ۱۲۰۔ ۲۶ ترمذی جلد ا ص ۱۵۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۵۹۔ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۸

"میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پے در پے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے"

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی تیسری روایت :۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

النبى صلى الله عليه وسلم انه لم يكن يصوم من السنة شهراً تاماً الاشعبان يصله برمضان ۲۷

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے رمضان (المبارک) کے کسی مہینہ میں پورے مہینہ بھر روزے نہ رکھتے، البتہ شعبان (المعظم) کے پورے روزے رکھتے اور رمضان (المبارک) سے ملا دیتے"

حضرت ربیعہ بن غاز رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف :۔

حضرت ربیعہ بن غاز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔

" انه سال عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصوم شعبان كله حتىٰ يصله برمضان" ۲۸

"انہوں نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم کے روزے رکھتے یہاں تک کہ اس کو رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف :۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ولا يفطر حتى نقول مافى نفس رسول الله صلى الله وسلم ان يفطر العام ثم يفطر فلا يصوم حتى نقول مافى نفسه ان يصوم العام وكان احب الصوم اليه من شعبان ۲۹

---

۲۷ ابوداؤد جلد ا ص ۳۲۶۔ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۸۔ ۲۸ ابن ماجہ ص ۱۲۰ ۲۹ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۶، ابوداؤد جلد ا ص ۳۲۶

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں مسلسل روزے رکھتے حتی کہ ہم خیال کرتے اب کبھی افطار نہیں فرمائیں گے۔ پھر جب روزہ چھوڑتے تو ہم خیال کرتے اب کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھنے کو بہت پسند فرماتے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

اذا کان النصف من شعبان فلا صوم حتی یجیئی رمضان [30]

''جب آدھا (مہینہ) شعبان (المعظم کا) گذر جائے تو پھر روزہ نہ رکھ جب تک رمضان (المبارک) نہ آجائے۔''

سنن ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔

فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا انتصف شعبان فلا تصوموا [31]

ترجمہ: یعنی ''جب شعبان (المعظم) آدھا گذر جائے تو پھر روزے نہ رکھو'' (جب تک رمضان المبارک کا مہینہ نہ آئے۔''

سنن ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوم یصومہ رجل فلیصم ذلک الصوم [32]

[30] ابن ماجہ ص ۱۲۰۔ [31] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۳۷، مشکوۃ حدیث نمبر ۱۹۷۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۰۹

[32] ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۲۶۔ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۷۰۔ حلیۃ الاولیا جلد ۳ ص ۷۳۔ نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۴۴۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۳۸ باختلاف الفاظ، ابن ماجہ ص ۱۲۰۔ مسند احمد جلد ۲ ص ۴۹۸۔ ۴۳۸۔

''تم میں کوئی رمضان المبارک سے پہلے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے مگر وہ جس کو روزہ رکھنے کی عادت ہو وہ روزہ رکھ لے''

مثلاً یہ کہ یا تو ہمیشہ شعبان المعظم کے پورے روزے رکھتا ہو یا پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہو اور رمضان المبارک سے پہلے پیر یا جمعرات آجائے تو روزہ رکھ لے۔

جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا بقی نصف شعبان فلا تصوموا [33]

''جب شعبان (المعظم) کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو''

جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تقدموا الشھر بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوماً کان یصومہ احدکم صوموا برویتہ فان اغمی علیکم فعدوا ثلاثین ثم افطروا [34]

''رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ وہ دن موافق ہو جائیں آخر شعبان المعظم کے کہ کوئی مسلمان ہمیشہ روزہ رکھتا تھا (یعنی رمضان سے قبل پیر یا جمعرات اور جمعۃ المبارک کا روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان المعظم میں وہی دن واقع ہو تو روزہ رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں) ویسے رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر (رمضان المبارک کا) روزہ رکھو اور شوال المکرم کا چاند دیکھ افطار کرو۔ اور بادل ہوں تو تیس دن پورے کرو (اگر چاند کے نظر آنے کی معتبر شہادت نہ ملے۔)

[33] ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۵۔ نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۴۴۱۔ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۵۹۔ [34] ترمذی جلد ۱ ص ۱۴۸۔ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۵۸۔ درمنثور جلد ۱ ص ۴۶۷ (طبع جدید دار الفکر بیروت لبنان)

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل کان یصوم صوماً فلیصمہ" ۳۵

ترجمہ: "رمضان المبارک" سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھو مگر وہ شخص (جس کا سالانہ معمول ہے یا ہفتہ وار پیر، جمعرات یا جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنے کا معمول ہے) وہ روزہ رکھ لے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ روایات جو ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد اور مسلم نے رقم کی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان المعظم باقی رہ جائے تو روزے نہ رکھو، اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھنے سے منع کیا گیا ہے حالانکہ ترمذی شریف میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے سوا دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا، بظاہر ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہے۔ حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو منکر کہا ہے نیز خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھا کرتے تھے۔ لہٰذا انہی سے انہی کی حدیث منسوخ ہے کیونکہ جب راوی کا عمل اس کی روایت کے مخالف ہو تو وہ اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ روایت منسوخ ہے کیونکہ صرف رائے اور عقل سے نص منسوخ نہیں ہوسکتا" ۳۶

۳۵ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۴۳ (طبع جدید دار الفکر)۔ نصب الرایہ جلد ۲ ص ۴۴۰۔ ترمذی جلد ۱ ص ۱۴۷۔ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۳۴۸۔ ۳۶ تفہیم البخاری جلد ۳ ص ۲۵۶

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں زیادہ روزے کیوں رکھتے تھے؟

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث شریف

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کے سارے مہینے کے روزے رکھتے، فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ احب الشہور الیک ان تصومہ شعبان؟ قال ان اللہ یکتب فیہ علی کل نفس میتۃ تلک السنۃ فاحب ان یاتینی اجلی انا صائمٌ. ۳۷

"یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شعبان المعظم کا مہینہ بہت محبوب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس مہینے کے پورے) روزے رکھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس شخص کا نام لکھ دیتا ہے جس نے اس سال اس دار فانی کو خیر باد کہنا ہوتا ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا نام ایسی حالت میں لکھا جائے کہ میں روزے سے ہوں"

شعبان المعظم کی پندرھویں رات

فَصْلٌ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ لَيْلَةُ الْبَرَآءَ ةِ وَلِاَنَّ فِيْهَا بَرَآءَ تَيْنِ بَرَآءَ ةٌ لِلْاَشْقِيَاءِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَبَرَآءَ ةٌ لِلْاَوْلِيَآءِ مِنَ الْخُذْلَانِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى خَلْقِهٖ اِطِّلَاعَةً فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْهِلُ لِلْكَافِرِيْنَ وَيَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوْهُ قِيْلَ اِنَّ لِلْمَلَآئِكَةِ لَيْلَتَيْ عِيْدٍ فِي السَّمَآءِ كَمَا اَنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَيْ عِيْدَيْنِ فِي الْاَرْضِ فَعِيْدُ الْمَلَآئِكَةِ لَيْلَةُ الْبَرَآءَ ةِ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ وَعِيْدُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى وَعِيْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ بِاللَّيْلِ لِاَنَّهُمْ لَا يَنَامُوْنَ وَعِيْدُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالنَّهَارِ لِاَنَّهُمْ يَنَامُوْنَ وَقِيْلَ اِنَّ الْحِكْمَةَ فِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَظْهَرَ لَيْلَةَ الْبَرَآءَ ةِ

۳۷ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷

وَاَخْفٰی لَیْلَةَ الْقَدْرِ لِاَنَّ لَیْلَةَ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ وَالْعِتْقِ مِنَ النِّیْرَانِ اَخْفَاهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِئَلَا یَتَّکِلُوْا عَلَیْهَا وَاَظْهَرَ لَیْلَةَ الْبَرَآءَةِ لِاَنَّهَا لَیْلَةُ الْحُکْمِ وَالْقَضَآءِ وَلَیْلَةُ السَّخْطِ وَالرِّضٰی لَیْلَةُ الْقَبُوْلِ وَالرَّدِّ وَالْوُصُوْلِ وَالصَّدِّ لَیْلَةُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَالْکَرَامَةِ وَالنَّقَا فَوَاحِدٌ فِیْهَا یُسْعَدُ وَالْاٰخَرُ فِیْهَا یُبْعَدُوَ وَاحِدٌ یُجْزٰی وَاحِدٌ یُخْزٰی وَ وَاحِدٌ یُکْرَمُ وَاٰخِرُ یُحْرَمُ وَاحِدٌ یُؤْجَزُ وَ اٰخَرُیُهْجَرُ فَکَمْ مِنْ کَفْنٍ مَغْسُوْلٍ وَصَاحِبَهٗ فِی السُّوْقِ مَشْغُوْلٌ وَکُمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُوْرٍ وَصَاحِبُهٗ بِالسُّرُوْرِ مَغْرُوْرٌ وَکَمْ مِنْ فَمٍ ضَاحِکٍ وَهُوَ عَنْ قَرِیْبٍ هَالِکٌ وَکَمْ مِنْ مَنْزِلٍ کَمُلَ بِنَآءُهٗ وَصَاحِبُهٗ قَدْاَزَفَ نَاءُهٗ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُوا الثَّوَابَ فَیَبْدُوْلَهُ الْعِقَابُ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُوا الْبِشَارَةَ فَتَبْدُوْلَهُ الْخَسَارَةُ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُوْ الْجِنَانَ فَتَبْدُوْلَهُ النِّیْرَانُ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُوالْوَصْلَ فَیَبْدُوْلَهُ الْفَصْلُ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُوْا الْعَطَآءَ فَیَبْدُوْلَهُ الْبَلَاءُ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ یَرْجُوْاالْمُلْکَ فَیَبْدُرْلَهُ الْهُلْکُ وَقِیْلَ اِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ کَانَ یَخْرُجُ مِنْ دَارِهٖ یَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَکَانَ وَجْهُهٗ قَدْ قُبِرَ وَدُفِنَ ثُمَّ اُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَاالَّذِیْ اِنْکَسَرَتْ سَفِیْنَتَهٗ بِاَعْظَمَ مُصِیْبَةٍ مِنِّیْ قِیْلَ لَهٗ وَلِمَ ذٰلِکَ قَالَ لِاَنِّیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ عَلٰی یَقِیْنٍ وَمِنْ حَسَنَاتِیْ عَلٰی وَجَلٍ فَلَا اَدْرِیْ اَتُقْبَلُ مِنِّیْ اَمْ تُرَدُّ عَلَیَّ ؎۳۸

”فصل شب برات کی بیان میں“ اس رات کا، شب برات نام اس سبب سے ہوا کہ اس رات میں دو ناراضگیاں ہیں ایک تو بد بختوں کو رحمن سے بیزاری ہے اور دوسرا رحمن جل وعلاء کو گمراہی سے بیزاری ہے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب وسطِ ماہ شعبان المعظم کی رات آتی ہے تو حق تعالیٰ اپنی خلق کے احوال پر (خصوصی طور پر) متوجہ ہوتا ہے، مسلمان کو بخشتا ہے اور کافروں کو اپنے حال پر چھوڑتا ہے اور شتر کینہ آدمیوں کو اُسی کینہ کی حالت میں چھوڑ دیتا ہے۔ اس وقت تک ان سے راضی نہیں ہوتا ہے جب تک وہ اپنی

؎۳۸ غنیۃ الطالبین۔ ص ۳۶۶۔۳۶۵

عادت نہ چھوڑیں اور کہا ہے کہ آسمان پر فرشتوں کے واسطے دو راتیں عید کی ہیں جیسے کہ مسلمان کے واسطے زمین میں دو دن عید کے ہیں۔ فرشتوں کی عید شب برأت اور شب قدر کو ہوتی ہے۔ اور مسلمانوں کی عید، عید الفطر وعید الاضحیٰ کے دنوں میں واقع ہوتی ہے۔ فرشتوں کی عیدیں رات میں اس واسطے مقرر ہیں کہ وہ سوتے نہیں اور مسلمانوں کی عیدیں دن میں واقع ہوتی ہیں کیونکہ وہ سوتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس میں حکمت خداوندی یہ ہے کہ شب برات کو تو ظاہر کر دیا گیا اور شب قدر کو پوشیدہ کیا اس واسطے کہ شب قدر رحمت و آمرزش اور دوزخ سے آزاد ہونے کی رات ہے اُس رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے چھپا ڈالا تا کہ سب لوگ اس رات پر تکیہ نہ کر لیں۔ اور شب برات کو اس واسطے ظاہر کیا کہ وہ رات حکم کی رات ہے، وہ قہر و رضا کی رات ہے اور قبول ورد، نزدیکی و دوری، سعادت و شقاوت اور کرامت و پرہیز گاری کی رات ہے۔ ایک تو اُس رات میں نیک بخت کیا جاتا ہے اور دوسرا مرذود کیا جاتا ہے، ایک جزا دیا جاتا ہے دوسرا خوار کیا جاتا ہے۔ ایک بزرگی دیا جاتا ہے دوسرا محروم کیا جاتا ہے، ایک تو مزدوری دیا جاتا ہے اور دوسرا دور پھینکا جاتا ہے، بہت سے لوگ جن کا کفن تیار ہے بازار میں خرید وفروخت میں مشغول ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی قبر کھودی ہوئی موجود ہے اور وہ خوشی وخرمی میں مشغول ومغرور ہیں اور بہت سے منہ ہنسنے والے ہیں جو عنقریب ہلاک ہونیوالے ہیں اور بہت سے ایسے محل تیاری کے قریب ہیں جن کے صاحب فنا ہونے کے قریب ہیں اور بہت سے بندے ثواب کے امیدوار ہیں اور ان کے واسطے عذاب ظاہر ہونیوالا ہے اور بہت سے بندے بشارت کی امید رکھتے ہیں اور اُن کو نقصان پہنچنے والا ہے اور بہت سے بہشت کے امیدوار ایسے ہیں جن کو دوزخ نصیب ہوتی ہے اور بہت بندے ایسے ہیں جو وصل کی امید رکھتے ہیں اور ان کے نصیب میں جدائی لکھی ہے اور بہت سے بندے ایسے ہیں کہ بخشش کی امید رکھتے ہیں اور ان پر بلا نازل ہوتی ہے اور بہت سے بندے ہیں جو بادشاہت پانے کی امید رکھتے ہیں اور ان کو ہلاکت نصیب ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ حسن بصری علیہ الرحمہ اکثر اپنے گھر سے شعبان المعظم کے درمیان کے دن نکلتے اور آپ کا منہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ قبر سے مردہ نکل آیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا سبب

ہے؟ جواب دیا میں اپنے گناہوں پر یقین رکھتا ہوں اور ان کے مواخذہ سے خوف زدہ ہوں، نہیں جانتا ہوں کہ میرے اعمال قبول کئے جاویں یا رد کئے جاویں گے۔"

چار راتوں میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

"یفتح اللہ الخیر فی اربع لیال لیلۃ الاضحیٰ و الفطر ، لیلۃ النصف من شعبان وفی لیلۃ عرفۃ الی الاذان ، ینسخ فیھا الاجال والارزاق ویکتب فیھا الحاج" ۳۹

اللہ تبارک وتعالیٰ چار راتوں میں نیکیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ۱ شب عید الاضحیٰ ۲ شب عید الفطر ۳ شب عرفہ اور ۴ شب وسط شعبان المعظم۔ کہ اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کی عمریں اور رزق لکھتا ہے اور اس رات میں حاجیانِ خانہ کعبہ کا شمار لکھتا ہے۔ (یعنی جن کی عمریں اور رزق ختم ہو رہا ہے اور جو حج کے لئے جائیں گے)

نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب برات کیسے گزارتے ؟

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے (حجرہ مبارک) میں کملی اوڑھے آرام فرما رہے تھے، شعبان المعظم کی پندرہویں شب تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کملی سے باہر تشریف لائے۔ (آپ فرماتی ہیں) میری کملی ابریشم قنز و کتان ،خز اور سوت کے کپڑے سے نہ تھی یہ سب عمدہ ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں آپ فرماتی ہیں وہ بکری کے بال کی تھی اور اونٹ کے بال بھی اس میں ملے ہوئے تھے، پچھلی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر نہ پا کر میں پریشان ہوئی اور خیال کیا شاید اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں چنانچہ میں اٹھی پہلے اپنے حجرہ مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

۳۹ درمنثور ا جلد ۷ ص ۴۰۲ ۔ غنیۃ الطالبین مترجم ص ۳۶۳۔

تلاش کرنے لگی۔ میرا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کو لگ گیا اس وقت سجدہ انور میں تھے اور دعا فرما رہے تھے، میں نے یہ دعا حفظ کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شانِ عبدیت کے ساتھ بارگاہ صمدیت میں عرض کیا۔

سجدلک سوادی وخیالی وامن بک فؤادی ابوءُ بنعمتک واعترف لک بالذنب ظلمت نفسی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذ برحمتک نقمتک واعوذ برضاک من سخطک واعوذبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۴۰

"سجدہ کیا تیرے حضور میری آنکھوں کی سیاہی اور میرے خیال نے اور میرا دل تیرے ساتھ ایمان لایا۔ تیری نعمتوں کو قبول کیا (اپنے رب کے حضور انتہائی اظہارِ عاجزی کرتے ہوئے عرض کیا) اپنی تاریکیٔ گناہ پر تیرے حضور اقرار کرتا ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، مجھے بخشش (کے تحفے) عطا فرما۔ سوائے تیرے، گناہوں کا کوئی بخشنے والا نہیں، میں تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ ڈھونڈتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری رضا مندی کی پناہ تلاش کرتا ہوں۔ میں تیری حمد وثناء کو شمار نہیں کر سکتا۔ جیسے تو نے خود اپنی ثناء کی ہے۔"

(یہ دعا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کے حضور اظہارِ بندگی بجالاتے ہوئے کی اور دراصل یہ تعلیم ہے امت کو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو معصوم عن الخطاء ہیں، ہر قسم کے جرم وعصیاں سے پاک ہیں۔)

شعبان المعظم کی پندرہویں رات کی عنایات

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ جَآءَ نِیْ جِبْرَآئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ لِیْ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ اِلَی السَّمَآءِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ مَاهٰذِهِ اللَّيْلَةُ قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةٌ يَفْتَحُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی فِيْهَا ثَلَاثَ مِائَةِ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ يَغْفِرُ لِكُلِّ مَنْ لَّا يُشْرِكَ

۴۰ مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۲۸ ، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۴ ، کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۸۱۲

بِهٖ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ سَاحِرًا اَوْ كَاهِنًا اَوْمُدُ مِنَ خَمْرٍ اَوْمُصِرًّا عَلَى الرِّبٰوا وَالزِّنَا فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ لَا يُغْفِرُ لَهُمْ حَتّٰى يَتُوْبُوْا فَلَمَّا كَانَ رُبُعُ الَّيْلِ نَزَلَ جِبْرَآئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَاِذَا اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مَفْتُوْحَةٌ وَعَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ مَلَكٌ يُنَادِىْ طُوْبٰى لِمَنْ رَكَعَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّانِىْ مَلَكٌ يُنَادِىْ طُوْبٰى لِمَنْ سَجَدَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّالِثِ مَلَكٌ يُنَادِىْ طُوْبٰى لِمَنْ دَعَا فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِىْ طُوْبٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الْخَامِسِ مَلَكٌ يُنَادِىْ طُوْبٰى لِمَنْ بَكَامِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِىْ طُوْبٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِىْ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَيُعْطٰى سُؤَالَهٗ وَعَلَى الْبَابِ الثَّامِنِ مَلَكٌ يُنَادِىْ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهٗ فَقُلْتُ يَا جِبْرَآئِيْلُ اِلٰى مَتٰى تَكُوْنَ هٰذِهِ الْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةً قَالَ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ [۴۱]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام شعبان المعظم کی پندرہویں رات کو میرے پاس حاضر ہوئے اور مجھے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آسمان کی طرف اپنا سرانور اٹھائیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا یہ کیسی رات ہے؟ عرض کیا یہ ایک رات ہے۔ جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ رب العالمین ان تمام لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے جو اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے مگر ''ساحر'' ''کاہن'' ''شراب خور'' ''سودخور'' اور ''زانی'' کو نہیں بخشا جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں۔

پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گزرا تو (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) پھر نازل

۴۱ غنیۃ الطالبین ص نمبر ۳۶۴

ہوئے اور (حسب سابق) عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اپنا سرِ انور آسمان کی طرف اُٹھائیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ انور اُٹھایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

پہلے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اس کے لئے جو آج کی شب رکوع میں ہے۔

دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اس کے لئے جو آج کی رات سجدہ کرتا ہے۔

تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اس کے لئے جو آج کی رات دُعا کرتا ہے۔

چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے ان کے لئے جو آج کی رات ذکر کرنے والے ہیں۔

پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو آج کی رات خوف خدا سے روتا ہے۔

چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے ہر مسلمان کو آج کی رات۔

ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ ندا کرتا ہے۔ آیا ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ وہ بخشا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اول شب سے صبح کے طلوع ہونے تک اور پھر عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اس رات اللہ تبارک وتعالیٰ دوزخ کی آگ سے بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر اپنے بندوں کو آزادی عطا فرماتا ہے''۔

شعبان المعظم کی پندرہویں شب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت البقیع جانا واپس آ کر طویل سجدے سے نماز پڑھنا

وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ ، فَوَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَیْهِ ، ثُمَّ لَمْ یَسْتَتِمَّ أَنْ قَامَ فَلَبِسَهُمَا ، فَأَخَذَتْنِیْ غَیْرَةٌ شَدِیْدَةٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ یَأْتِیْ بَعْضَ صُوَیْحَبَاتِیْ ، فَخَرَجْتُ أَتْبَعُهُ ، فَأَدْرَكْتُهُ بِالْبَقِیْعِ (بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ) یَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشُّهَدَاءِ فَقُلْتُ ، بِأَبِیْ وَأُمِّیْ أَنْتَ فِیْ حَاجَةِ رَبِّکَ، وَأَنَا فِیْ حَاجَةِ الدُّنْیَا ، فَانْصَرَفْتُ فَدَخَلْتُ حُجْرَتِیْ ، وَلِیْ نَفَسٌ عَالٍ ، وَلَحِقَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ فَقَالَ : مَا هٰذَا النَّفَسُ یَا عَائِشَةُ ؟ قُلْتُ: بِأَبِیْ وَأُمِّیْ أَتَیْتَنِیْ فَوَضَعْتَ عَنْکَ ثَوْبَیْکَ ، ثُمَّ لَمْ تَسْتَتِمَّ أَنْ قُمْتَ فَلَبِسْتَهُمَا ، فَأَخَذَتْنِیْ غَیْرَةٌ شَدِیْدَةٌ ظَنَنْتُ أَنَّکَ تَأْتِیْ بَعْضَ صُوَیْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَأَیْتُکَ بِالْبَقِیْعِ تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ ، فَقَالَ : یَا عَائِشَةُ أَکُنْتِ تَخَافِیْنَ أَنْ یَحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُهُ أَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ هٰذِهٖ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، وَلِلّٰهِ فِیْهَا عَتَقًا مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ ، کَلْبٍ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ فِیْهَا إِلٰی مُشْرِکٍ ، وَلَا مُشَاحِنٍ ، وَلَا إِلٰی قَاطِعِ رَحِمٍ ، وَلَا إِلٰی مُسْبِلٍ وَلَا إِلٰی عَاقٍ لِوَالِدَیْهِ ، وَلَا إِلٰی مُدْمِنِ خَمْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ وَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَیْهِ ، فَقَالَ لِیْ ، یَا عَائِشَةُ تَأْذَنِیْنَ لِیْ فِیْ قِیَامِ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ؟ قُلْتُ: بِأَبِیْ وَأُمِّیْ ، فَقَامَ فَسَجَدَ لَیْلًا طَوِیْلًا حَتّٰی ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قُبِضَ ، فَقُمْتُ أَلْتَمِسُهُ وَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی بَاطِنِ قَدَمَیْهِ ، فَتَحَرَّکَ فَفَرِحْتُ، وَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ : أَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ ، وَأَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ ، جَلَّ وَجْهُکَ لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَکَرْتُهُنَّ لَهُ ، فَقَالَ : یَاعَائِشَةُ تَعَلَّمِیْهِنَّ ، فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ: تَعَلَّمِیْهِنَّ وَعَلِّمِیْهِنَّ ، فَإِنَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِیْهِنَّ ، وَأَمَرَنِیْ أَنْ

أُرَدِّدَهُنَّ فِی السُّجُوْدِ [۴۲]

’’ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف فرما ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بستر بچھایا گیا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستر پر آرام نہ فرمایا۔ آپ میرے حجرہ (انور) سے نکلے، میں نے خیال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی اور زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نکلی مگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جنت) البقیع میں پایا۔ وہاں آپ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں اور شہداء کی بخشش کے لئے استغفار فرما رہے تھے۔ تو میں نے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں) عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کام میں لگے ہیں اور میں دنیوی حاجت میں ہوں، میں واپس لوٹی اور اپنے حجرے میں آ گئی اور میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مجھے ملے اور فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سانس کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام کے لئے بستر بچھایا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آرام نہ فرمایا اور باہر نکل گئے تو میں نے گمان کیا شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی اور زوجہ مطہرہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں تشریف لے گئے مگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ڈھونڈنے کے بعد) جنت البقیع میں پایا وہاں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمل مبارک فرما رہے تھے اسے ملاحظہ کیا (اور پھر میں جلدی جلدی واپس آ گئی اس لئے میرا سانس پھولا ہوا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا خوف ہوا کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ

---

[۴۲] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۶۰، غنیۃ الطالبین ص ۳۲۶، الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۳۰۹۔ ۳۲۰_۳۱۹، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۳

پر ظلم کریں گے؟ میرے پاس (حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ شعبان المعظم کی پندرھویں رات ہے (ابن ماجہ ص ۱۰۰) اس رات اللہ تبارک وتعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر جہنم سے لوگوں کو آزادی عطا فرماتا ہے۔ مگر اس رات اللہ تبارک وتعالیٰ مشرک، کینہ پرور، قاطع رحم، پائجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے، ماں باپ کو ستانے والے اور ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نگاہ کرم نہیں فرماتا۔ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) تم اجازت دو تاکہ میں آج کی رات قیام کروں میں نے عرض کیا (کیوں نہیں ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے (بعد ازیں) طویل سجدہ فرمایا، جس سے مجھے اندیشہ ہوا شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرواز کر گئی ہے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نورانی) پاؤں (مبارک) کے تلوے (مبارک) کو ہاتھ لگایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہلایا اور مجھے بہت فرحت حاصل ہوئی۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ میں دعا کرتے سنا (جو پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں) یعنی اعوذ بعفوک من عقابک سے لیکر کما اثنیت علی نفسک

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر صبح ہوئی تو میں نے ان دعائیہ کلمات کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے ان کلمات کو سیکھ لیا۔ عرض کیا جی ہاں ! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا! تم خود بھی سیکھ لو اور اوروں کو بھی سکھلا دو۔ کیونکہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے (اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے) مجھے یہ کلمات بتائے اور عرض کیا کہ میں ان کلمات کو سجدہ میں پڑھوں۔"

شعبان المعظم کی پندرھویں شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں'

قام رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم من الليل فصلى فاطال

السجود حتى ظننت انه قد قبض فلما رايت ذلك قمت حتى حركت ابهامه فتحرك فرجعت فسمعته يقول فى السجود

ایک شعبان المعظم کی پندرھویں شب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی جس میں مختصر قیام فرمایا (جس میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد شریف اور آیات کے لحاظ سے مختصر سورت پڑھی۔ پڑھنے کے بعد رکوع کیا) اور سجدے میں چلے گئے۔ اتنا لمبا سجدہ فرمایا کہ میں نے گمان کیا شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرواز کر گئی ہے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کو ہاتھ لگایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرکت دی۔ پھر دوسری رکعت میں' پہلی رکعت کی طرح قیام اور قرأت فرمائی اور لمبے وقت تک سجدہ میں پڑے رہے اور سجدوں میں یہ دعا پڑھی۔

اعوذ بعفوک من عقابک و اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک الیک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۴۳

"اے بارِ خدایا تیرے عفو کی پناہ ڈھونڈتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری رضا کی پناہ ڈھونڈتا ہوں تیرے قہر سے اور تیرے ساتھ تجھ ہی سے پناہ ڈھونڈتا ہوں تیری ذات بزرگ ہے میں تیری ثناء وصفت بیان نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی ثناء وصفت بیان فرمائی۔"

فلما رفع راسهٗ من السجود و فرغ من صلاته قال ! يا عائشة او يا حميراءِ، اظننت ان النبى صلى الله عليه و آله وسلم قد خاس بك؟ قلت: لا والله ، يا رسول الله ولكنى ظننت انك قبضت لِطول سجودك فقال اندرين اى ليلة هذه؟ قلت الله ورسوله اعلم قال: هذه ليلة النصف من شعبان ان الله عزوجل يطلع على عباده فى ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين ويرحم المسترحمين ويوخر اهل الحقد كما هم ۴۴

"پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر انور کو سجدہ سے اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) یا فرمایا اے حمیرا (رضی اللہ عنہا) کیا تو نے خیال کیا کہ تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا؟ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا نہیں! اللہ کی قسم یا رسول اللہ

۴۳ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۳۔ ۴۴ الترغیب والترہیب جلد ۲ صد ۱۱۹۔ جلد ۳ ص ۴۶۱۔ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۷

(صلی اللہ علیک وسلم) بلکہ میں نے گمان کیا تھا کہ طویل سجدہ میں شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک قبض کر لی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خوب جانتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شعبان المعظم کے نصف کی رات ہے (یعنی پندرھویں شعبان المعظم کی رات) بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات اپنے بندوں پر خصوصی نگاہ کرم فرماتا ہے۔ رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور کینہ پروروں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔''

بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر بخشش

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ مبارک میں جلوہ افروز تھے رات کے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر انور پر نہ پایا۔

فخرجت اطلبه ، فاذا هو با لبقيع رافعا راسه الى السماء ، فقال يا عائشة " اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت: مابى من ذلك ، ولكنى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله عزوجل ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا ، فيغفر لا كثر من عدد شعر غنم كلب ۴۵

''میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلی۔ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں ہیں۔ اور اپنے سر انور کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں، فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ڈرتی تھیں کہ اللہ (جل سلطانہ) اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے اوپر ظلم کریں گے۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے خیال کیا شاید

---

۴۵ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ ص ۴۳۸۔ شرح السنۃ جلد ص، مواہب الرحمان جلد ۸ ص ۲۱۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر 1299 درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲ ابن ماجہ ص ۱۰۰، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۸۔ ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۶۔ مسند احمد ۶ ص ۲۳۸، قرطبی جلد ۸ خبر ۱۶ ص ۸۵۔ ۴۶

آپ دوسری زوجۂ مطہرہ کے حجرہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ، شعبان کی پندرھویں رات میں خصوصی طور پر آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے۔ اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے۔''

حضرت عثمان بن مغیرہ بن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

تقطع الآجال من شعبان الى شعبان حتى ان الرجل لينكح ويوله وقد خرج اسمه من الموتى ۴۶

''شعبان المعظم میں اگلے شعبان المعظم تک کے تمام کام مقرر کر دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جس کا نکاح ہونا ہے اور اولاد کا اور جس نے مرنا ہو اس کا نام (زندوں سے) مرنے والوں میں علیٰحدہ کیا جاتا ہے۔''

درمنثور میں یہی روایت انہی الفاظ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مشرک اور کینہ پرور

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يطلع الله الى جميع خلقه ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن" ۴۷

''اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان المعظم کی پندرھویں شب مخلوق کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔

کینہ پرور اور خودکشی کرنے والا

---

۴۶ تفسیر قرطبی جلد ۸ جز ۱۶ ص ۸۵۔ ابن کثیر جلد ۶ ص ۱۲۳۔ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۱

۴۷ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۵۹۔ جلد ۲ ص ۱۱۸۔ ابن حبان حدیث نمبر ۱۹۸۰۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۹۰ (عن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲۰ ص ۱۰۹، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۵۔ الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۱۵۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۱۹۱۔۱۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یطلع اللہ عزوجل الی خلقه لیلة النصف من شعبان فیغفر لعباده الا اثنتین: مشاحن وقاتل نفس ۴۸

''اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان المعظم کی پندرھویں رات مخلوق کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے، اپنے بندوں میں سے دو کی بخشش نہیں فرماتا (۱) کینہ پرور اور (۲) خودکشی کرنے والے کی۔''

والدین کا نافرمان اور ذاتی دشمنی رکھنے والا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

فیغفر لکل مومن الا العاق والمشاحن ۴۹

''اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مومن کی بخشش فرما دیتا ہے سوائے والدین کے نافرمان، بے ادب اور ذاتی دشمنی رکھنے والے کے۔''

مشرک اور بغض رکھنے والا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا کانت النصف من شعبان ینزل اللہ تبارک و تعالی الی السماء الدنیا فیغفر لعباده الا من کان مشرک و اوفی قلبه شحناء ۵۰

''جب شعبان المعظم کی نصف (یعنی پندرہویں) رات ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ پھر اپنے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ سوائے مشرک اور اپنے بھائی سے بغض رکھنے والے کے۔''

حضرت کثیر بن مرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

۴۸ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۹۔ مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۶۔ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۵ ۴۹ الجامع بشعب للبیہقی الایمان جلد ۷ ص ۴۱۳۔ ۵۰ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۲

وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

فی لیلة النصف من شعبان یغفر اللہ عزوجل لا هل الارض الا مشرک او مشاحن ۵۱

ترجمہ: ''شعبان المعظم کی پندرہویں رات اللہ تبارک وتعالیٰ سوائے مشرک اور کینہ پرور کے تمام اہل زمین (مراد اہل ایمان) کی بخشش فرما دیتا ہے۔''

حضرت امام حافظ نور الدین علی ابن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجمع الزوائد'' میں ایک باب باندھا ہے۔ جس کا عنوان (باب ما جاء فی السحنا) یعنی وہ باب جس میں، دشمنی، بغض اور کینہ کے بارے میں بیان ہے۔ اس باب میں انہوں نے محولہ بالا روایات کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات نقل کی ہیں جن میں شرک کینہ پرور، اور بغض رکھنے والے کا ذکر کیا ہے۔ ۵۲

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا کان لیلة النصف من شعبان ایطلع اللہ الی خلقه فیغفر للمومنین ویمهل الکافرین، ویدع اهل الحقد بحقدهم حتی یدعوه ۵۳

''جب شعبان المعظم کی پندرہویں رات آتی ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نزول رحمت فرماتا ہے اور ایمان والوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ پروروں کو چھوڑ دیتا ہے، ڈھیل دیتا ہے۔ جب تک کہ کینہ ترک نہیں کرتے، کینے سے اجتناب نہیں کرتے''۔

بدکار اور شرک کرنے والے کے لئے عطا کا دروازہ بند

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

---

۵۱ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۶۱۔ الجامع الشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۱۴۔ ۵۲ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۶۵۔ ۵۳ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۴۔ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۶۱، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۶۵۔ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۳

اذا كـان ليلة النصف من شعبان نادى مناد : هل من مستغفر فاغفرله ؟ هل من سائل فاعطيه فلا يسال احد شياء الا اعطى الا زانيه بفرجها او مشرك ۵۴

''جب شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہوتی ہے۔ تو ایک منادی ندا کرتا ہے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخشا جائے؟ ہے کوئی سائل کہ اسے عطا کیا جائے پس جو سائل کچھ بھی مانگتا ہے اس کو عطا فرمایا جاتا ہے سوائے زانیہ عورت (اور مرد) اور شرک کرنے والے کے۔''

تمام سال کی تدبیریں

عـن عكرمه (فيها يفرق كل امر حكيم) قال فى ليلة النصف فى شعبان يبـرم امـرا لسـنة ويـنسخ الاحياء من الاموات ويكتب الحاج فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم احدا ۵۵

''حضرت عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فیھـا کـل امـر حـكيم (یعنی اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام) کی یہ تفسیر کی ہے کہ یہ وسط شعبان کی رات ہے رب کائنات تمام سال کے کاموں کی تدبیر فرماتا ہے اور زندہ لوگ مرنے والوں سے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اور حاجیانِ کعبہ لکھے جاتے ہیں اور ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی'' (بتایا جا رہا ہے کہ اس بابرکت رات میں وہ ملائکہ جو عالم تکوین میں مختلف فرائض کی انجام دہی کے لئے متعین ہیں، سال بھر کے لئے ان کو ان کے متعلقہ فرائض کے بارے میں تفصیل سے بتایا جاتا ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رزق، موت، زندگی، عزت و ذلت غرض تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اس محکمہ کے فرشتے کو دے دیا جاتا ہے، جیسے ملک الموت کو تمام مرنے والوں کی فہرست)

---

۵۴ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۸ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲۔ ۵۵ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۱۔ تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۳۶۸۔ تفسیر قرطبی جلد ۸ ج ۱۶ ص ۸۵

عـن عـطـا بن يسار قال: اذا كان ليلة النصف من شعبان دفع الى ملك الـمـوت صـحـيـفة فيـقـال اقبـض من فى هذه الصحيفة فان العبد ليفرش الفراش وينكح الازواج ويبنى البنيان وان اسمه قد نسخ فى الموتىٰ ۵۶

''حضرت عطا بن یسار فرماتے ہیں، جب شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہوتی ہے ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ کس نے فوت ہونا ہے، کون بندہ صاحب فراش ہوگا، کون نکاح کرے گا؟ اور مکان بنا رہا ہوگا اور اس کا نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مرنے والوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں،

يـعـرض عمل السنة فى ليلة النصف من شعبان فيخرج الرجل مسافرا وقد نسخ من الاحياء الى الاموات ۵۷

''ماہِ شعبان کے وسط کی رات میں ایک سال کے اعمال بندوں کے پروردگار جل جلالہ کی درگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جو لوگ سفر کی حالت میں مریں گے یا بعد نکاح کرنے کے فوت ہوں گے ان کے نام لکھے جاتے ہیں۔''

قیام لیلۃ البرأۃ (شب برأت) اور روزہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا كـانـت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها و صوموا يومها فان الله تبـارك و تـعـالىٰ ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول : الا من مستـغـفـر فـاغـفـر له الا من مسترزق فارزقه الا من مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر" ۵۸

---

۵۶ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲ ۵۷ غنیۃ الطالبین ص ۳۶۳۔ ۵۸ ابن ماجہ ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۳۸۸ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۹۔ نسائی جلد ۲ ص ۳۲۱ مختصراً، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۹۶ ۔ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲ (طبع جدید دارالفکر) الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۰۸۔ قرطبی جلد ۸ ج ۱۶ ص ۸۵۔

’’جب شعبان المعظم کے مہینے کی پندرہویں شب ہو تو اس رات کو قیام کرو، عبادت کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو اس لئے کہ اس رات اللہ جل شانہ غروبِ آفتاب سے آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو تو میں اسے بخش دوں کوئی ہے جو رزق چاہنے والا ہو تو میں اسے روزی عطا فرماؤں اور کوئی مرض میں مبتلا ہے کہ شفا چاہے تو میں اس کو تندرست فرماؤں کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ طلوع فجر ہو جاتی ہے‘‘

ابن تیمیہ کے مقلدین اہل حدیث حضرات جو اپنے آپ کو غیر مقلدین کہتے ہیں ان کے رسالہ ہفت روزہ ’’الاعتصام‘‘ میں مشکوٰۃ جلد ا ص ۱۷۸ کے حوالہ سے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان کردہ حدیث پاک (متفق علیہ) سرورق پر چھپی ہے۔

’’کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان کے مہینے میں سب سے زیادہ (نفلی) روزے رکھتے تھے۔ بسا اوقات شعبان کا پورا مہینہ ہی روزے سے گزارتے اور کبھی اس کے بیشتر ایام کا روزہ رکھتے۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ ماہ شعبان میں زیادہ سے زیادہ نفلی روزے رکھنا پسندیدہ فعل ہے۔‘‘

بمطابق تحریر [۵۹] ’’الاعتصام‘‘ شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت میں متعدد احادیث وارد ہیں لیکن سنداً یہ سب روایات ضعیف ہیں۔ تاہم چونکہ متعدد اور بکثرت طرق سے یہ روایات مروی ہیں اس لئے محدثین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ اس رات کی کوئی اصل ضرور ہے اس لئے اس رات میں نفل وغیرہ کا اہتمام کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

’’البتہ پندرہ شعبان کے روزے کی بابت ایک روایت سنن ابن ماجہ [۶۰] میں ہے جو بالکل کمزور اور ناقابل حجت ہے اس لئے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا صحیح نہیں البتہ نفلی روزے اس مہینے میں جتنے چاہے کوئی رکھ لے وہ پسندیدہ فعل ہے۔‘‘

عجیب منطق ہے کہ ’’البتہ نفلی روزے اس مہینے میں جتنے چاہے کوئی رکھ لے وہ پسندیدہ

۵۹ الاعتصام کے سرورق کی من وعن عبارت ۶۰ الاعتصام ص ۶ من وعن سنن ابن ماجہ عن (حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم)

فعل ہے تو پندرہ شعبان المعظم کا روزہ بھی تو نفلی ہے، کون اسے واجب یا فرض کہتا ہے اور پر خود تسلیم کیا ہے ’’اس رات میں نفلی عبادت وغیرہ کا اہتمام کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔‘‘ روزہ بھی رات کے حصہ میں رکھا جاتا ہے اگرچہ دن کے اوقات میں نبھایا جاتا ہے لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ نفلی عبادت رات کو پسندیدہ عمل ہوتی ہے مگر صبح کو ناپسندیدہ؟ کیا کسی حدیث پاک میں ایسا لکھا ہے۔ یقیناً عمریں ختم ہو جائیں گی زندگیاں نابود ہو جائیں گی۔ مگر احادیث سے اہل حدیث ابن تیمیہ کے مقلدین کو ’’عمل [۶۱] بالحدیث‘‘ کا دعویٰ رکھنے والوں کو حدیثِ پاک نہیں مل سکے گی۔

مزید ہفت روزہ ’’الاعتصام‘‘ لاہور میں درس حدیث (ص۔ی) میں تحریر ہے:۔

شعبان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت روزے رکھا کرتے تھے بلکہ رمضان کے علاوہ یہی ایک مہینہ ایسا ہے جس میں آپ تقریباً پورے مہینے کے نفلی روزے رکھتے۔ اس کی وجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بتلائی کہ شعبان میں لوگوں کے عمل اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ جب میرے عمل بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔ [۶۲]

تو گویا شعبان کا مہینہ اس لحاظ سے دیگر مہینوں سے ممتاز ہے کہ اس مہینے میں کثرت سے نفلی روزے اور دیگر نفلی عبادات مسنون و مستحب ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں آتا ہے کہ وہ شعبان کا چاند دیکھتے ہی قرآن مجید پر خاص توجہ دیتے بکثرت تلاوت کرتے اور غرباء و مساکین میں زکوٰۃ تقسیم کرتے تاکہ وہ بھی رمضان المبارک کے لئے اپنا خرچ خوراک اطمینان سے فراہم کر لیں۔ [۶۳]

اسی شمارہ کے صفحہ نمبر ۲ پر پھر تحریر کیا ہے کہ اس رات کے متعلق جتنی بھی روایات آتی ہیں جن میں سے بعض اوپر ذکر کی گئی ہیں۔ گو ان سب میں ضعف ہے لیکن اکثر علماء اس بات کے

۶۱ ۲۷ جون ۱۹۸۰ء بمطابق ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ شمارہ نمبر ۴۸ جلد نمبر ۳۱ ص ۲

۶۲ سنن نسائی بحوالہ ترغیب جلد ۲ ص ۱۱۲۔ ۶۳ لطائف المعارف فیما ثبت لمواسم العام من الوضائف للحافظ ص ۱۴۱ (من وعن) الاعتصام شمارہ ۲۷ جون ۱۹۸۰ء ص ۸

قائل ہیں کہ یہ روایات مختلف طریقہ سے مروی ہیں۔ اس لئے ان کی کچھ نہ کچھ اصل ضرور ہے اور کثرتِ طریقہ کی وجہ سے یہ روایات حسن یا صحیح لغیرہ کے درجے تک پہنچ جاتی ہیں۔ اسی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ یہ رات حسب ہمت و توفیق ذکر و عبادت اور نوافل و تلاوت میں گزارنی چاہیے۔''
تاہم صدقات و خیرات کا کوئی ثبوت نہیں۔''

اللہ اکبر! حافظہ کتنا کمزور ہے کہ پہلے یہ لکھ چکے ہیں۔ ''صحابہ غرباء و مساکین پر زکوٰۃ تقسیم کرتے تاکہ وہ بھی رمضان المبارک کے لئے اپنا خرچ خوراک اطمینان سے فراہم کرلیں۔''

آگے لکھا ہے'' پندرہ شعبان کا روزہ بھی ثابت نہیں۔'' البتہ ایام بیض (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵) شعبان المعظم کے روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ حدیث صحیح سے ہر مہینے کی ان تین تاریخوں میں روزہ رکھنا ثابت ہے۔ اس میں شعبان کی کوئی تخصیص نہیں۔ ہر مہینے کے ایام بیض میں (بشمول ماہِ شعبان) تین روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ اور رکھنے چاہئیں۔''

عجیب بات ہے کہ متصل جواب دے رہی ہے کہ روزہ ثابت نہیں، روزہ رکھنا چاہیے۔ اگر ایک حدیث میں ضعف ہے تو دوسری تو صحیح ہے۔ ایام بیض میں ۱۵ شعبان المعظم بھی آ جاتی ہے۔ یا کہیں ایسا بھی ثابت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء ۱۵ شعبان المعظم کو روزہ نہیں رکھتے تھے۔ جب ۱۵ شعبان المعظم کے روزے کی ممانعت نہیں اور شریعت کی طرف سے بھی ممانعت نہیں تو ابن تیمیہ کے مقلدین حضرات کا شور فضول اور بے کار ہے۔

شعبان المعظم کی پندرھویں شب میں پڑھی جانے والی نماز اور صبح کا روزہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لیلۃ النصف من شعبان قام، فصلی اربع عشرۃ رکعۃ ثم جلس بعد الفراغ، فقرا بام القرآن اربع عشرۃ مرۃ وقل ھو اللہ احد اربع عشرۃ مرۃ وقل اعوذ برب الفلق اربع عشرۃ مرۃ وقل اعوذ برب الناس اربع

عشرہ مرۃ و آیۃ الکرسی مرۃ (لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف الرحیم o التوبہ: ۱۲۸) فلما فرغ من صلاتہ سالتہ عما رایت من صنیعہ؟ قال: ''من صنع مثل الذی رایت کان لہ ثواب عشرین حجۃ مبرورۃ وصیام عشرین سنۃ مقبولۃ، فاذا اصبح فی ذلک الیوم صائما کان لہ کصیام سنتین، سنۃ مافیہ وسنۃ مستقبلۃ'' [۶۴]

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ شعبان المعظم کی پندرھویں شب کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۴ بار ام القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ۔ ۱۴ مرتبہ سورۃ اخلاص، ۱۴ بار سورۃ الفلق، ۱۴ مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور ایک مرتبہ لقد جاء کم رسول من انفسکم .... (التوبہ: ۱۲۸) کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو اس طرح نماز ادا کرے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس طرح نماز پڑھے جیسے تو نے مجھے دیکھا ہے تو اس کے لئے بیس حج مبرور اور بیس سال کے روزوں کا ثواب ہے اور اگر اس رات کے بعد دن میں روزہ رکھے تو دو سال کے روزوں کا اس کے لئے ثواب ہے۔ ایک سال ماضی کا اور ایک سال مستقبل کا۔

صلاۃ الخیر

شعبان المعظم کی پندرھویں رات ایک نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس کو صلاۃ الخیر'' یا نماز خیر'' کہتے ہیں۔ اس کی سو رکعتیں ہیں جن میں ہزار مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف پڑھی جاتی ہے۔ بایں انداز کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ شریف کے بعد ۱۰ مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف، یہ نماز دو، دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ چار، چار رکعت کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ مگر چار رکعت کی صورت میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں اور جب تیسری رکعت شروع کریں تو پہلی رکعت کی طرح

[۶۴] درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۴ (طبع جدید)۔ الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۲۴ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۹۳۔

اس میں بھی ثناء پڑھیں لیکن اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم نہ پڑھیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حدثنی ثلاثون فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان من صلی ہذہ الصلوٰۃ فی ہذہ اللیلۃ نظر اللہ الیہ سبعین نظرۃ وقضی لہ بکل نظرۃ سبعین حاجۃ ادنا ھا المغفرۃ ۶۵

ترجمہ: مجھے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اس رات اس نماز کو ادا کرے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف ۷۰ بار نگاہ کرم فرمائے گا اور ہر نگاہ کرم کی برکت سے نماز پڑھنے والے کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا، ان حاجتوں میں سے ایک حاجت اس کی بخشش ہے۔

---

۶۵ غنیۃ الطالبین مترجم ص ۳۶۶۔ باب صلوٰۃ الخیر فی لیلۃ النصف فی شعبان۔